سوال # 1

1- تعارف

زکوٰۃ اور صدقات اسلامی میں ایک مالی عبادت کا نام ہے۔ نماز کے بعد زکوٰۃ دوسری اہم ترین عبادت ہے۔ زکوٰۃ کا حکم بھی نماز کی طرح انبیاء کرام کے پہلے شریعت میں موجود تھا اس لئے زکوٰۃ کی فرضیت ان کے لئے کوئی نئی بات نہیں تھی۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے قرآن مجید میں جگہ جگہ پر نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا حکم دیا گیا ہے۔ زکوٰۃ کے لفظ سے ہی اس کے معنی متعین ہو جاتے ہیں کہ اس سے مراد وہ مال ہے جو پاکیزگی اور طہارت حاصل کرنے کے لئے دیا جاتا ہے اس لئے اس کے اثرات زندگی کے ہر پہلو پر ملتی ہے چاہے وہ سماجی ہو یا اخلاقی ہو یا روحانی۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے مال میں برکت پیدا ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا سبب بنتا ہے۔

2- اسلام میں زکوٰۃ و صدقات کا نظام

اسلام میں زکوٰۃ و صدقات کو بہت اہمیت دی گئی ہے جیسے کہ قرآن کریم سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی بات کو نقل کرتا ہے کہ وہ نماز کی طرح گھر والوں کو زکوٰۃ کی تلقین کرتے تھے۔

سورۃ مریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

ترجمہ: وہ اپنے لوگوں کو نماز اور زکوٰۃ کی تلقین کیا کرتا تھا اور اپنے پروردگار کے نزدیک وہ ایک پسندیدہ انسان تھا۔

(سورۃ مریم : 55)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا ہے کہ:

ترجمہ: میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز پر قائم رہو گے اور زکوٰۃ ادا کرو گے۔

(سورۃ المائدہ : 12)

لفظ زکوٰۃ کے معنی پاک ہونا یا کسی چیز کے بڑھنا کے ہے۔ جبکہ اصطلاح میں جس مال پر ایک سال گزر گیا وہ مال میں سے چالیسواں حصہ کسی مستحق کو اللہ کی رضا کے لیے دینا یعنی اسے اس مال کا مالک بنانا۔

مکی سورتوں میں بھی زکوٰۃ کا ذکر موجود ہے مکہ میں مسلمان اپنی ضروریات سے زائد مال اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کر دیتے تھے جبکہ نصاب زکوٰۃ کے حوالے سے تفصیلی احکام اکثر علماء کے نزدیک ہجرت کے دوسرے سال نازل ہوئے جبکہ زکوٰۃ کی وصولی کا نظام آٹھ ہجری کو نافذ ہوا تھا۔

زکوٰۃ کے سماجی، روحانی اور اخلاقی اثرات

زکوٰۃ کے معاشرے پر، ہمارے اخلاقی اور روحانی (سپرچوئل) طور پر اس کے بہت گہرے اثرات موجود ہے۔

4

زکوٰۃ کے سماجی اثرات

زکوٰۃ کے سماجی اثرات درج ذیل ہے۔

1- انسانی فلاح و بہبود

زکوٰۃ انسانوں کی فلاح و بہبود کی ضامن ہے۔ زکوٰۃ انسانیت کو غربت و افلاس کی بیماری سے محفوظ رکھتی ہے۔ اور انسانوں میں باہمی محبت و خلوص کے جذبے کو فروغ دیتی ہے۔ اس طرح انسانوں کی فلاح و بہبود کی طرف راہ ہموار ہو جاتی ہے۔

2- باہمی محبت و اخوت کا فروغ

زکوٰۃ مسلمانوں کے درمیان باہمی محبت اور اخوت کو مضبوط کرتی ہے۔ دولت کی غیر منصفانہ تقسیم مسلمانوں کے درمیان اختلافات کا سبب بنتی ہے۔ جبکہ اسلام زکوٰۃ کے طور پر ایک منصفانہ تقسیم کا نام لیے جس کے ذریعے مسلمانوں میں اختلاف کے بجائے باہمی محبت و اخوت بڑھتی ہے۔

3- معاشرتی ترقی کا فروغ

زکوٰۃ کے ذریعے معاشرے میں ترقی کی راہیں ہموار ہوتی نظر آتی ہے۔ کسی بھی معاشرے کی ترقی

کے لیے ضروری ہے کہ وہاں کے افراد کے درمیان امن و محبت کی فضا قائم ہو یہ مقصد زکوۃ کے ذریعے بخوبی حاصل ہو جاتا ہے یوں زکوۃ معاشرتی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے جو کسی بھی معاشرے کے لئے ناگزیر ہے۔

4. اسلامی تہذیب و تمدن کی بقاء

زکوۃ اسلامی رکن کے حوالے سے اسلامی تہذیب و تمدن کا لازمی جز اور اسلامی تہذیب و تمدن کی ایک اہم علامت ہے۔ زکوۃ کے نظام سے اسلامی معاشرے کی ایک اہم علامت برقرار رہتی ہے۔ اس طرح زکوۃ اسلامی تہذیب و تمدن کی بقا میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔

5. زکوۃ کے اخلاقی اثرات

زکوۃ کے اخلاقی اثرات درج ذیل ہیں:

1. مال کی محبت کا خاتمہ

مال سے محبت کئی انفرادی اور اجتماعی خرابیوں کا باعث بنتی ہے جب بندہ حکم الہٰی کے تحت اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ تو اس کے دل میں اللہ کی محبت فروغ پاتی ہے وہاں مال کی محبت کم ہوتی چلی جاتی ہے اور یوں مادہ پرستی بھی دم توڑتی ہے

2 نیکی و اجر کا باعث

زکوٰۃ انسان کے لئے نیکی و اجر کا باعث بنتی ہے۔ کوئی مسلمان چاہے جتنا بھی عبادت گزار کیوں نہ ہو لیکن اگر صاحب نصاب ہو اور زکوٰۃ ادا نہ کرے تو اس کی عبادت کسی کام کی نہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

ترجمہ:

"تم نیکی ہرگز نہیں پا سکتے جب تک تم اپنی ان چیزوں میں سے خرچ نہ کرو جو تمہیں محبوب ہو"۔

3 مال میں برکت کا سبب

زکوٰۃ مال میں برکت کا سبب بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں خرچ کیے جانے والے مال کو قرض قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اسے بڑھا دے گا۔

ترجمہ:

"اگر تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو تو وہ تمہارے لئے دوگنا کر دے گا اور تمہاری مغفرت کر دے گا اور اللہ تعالیٰ قدر کرنے والا بردبار ہے۔"

6 اصلاح اخلاق

زکوۃ انسان میں اعلیٰ اخلاق کو فروغ دیتی ہے زکوۃ بخل، لالچ اور خود غرضی جیسے برے اخلاق کو ختم کرتی ہے یوں زکوۃ انسان کو بلند اخلاق رکھنے والا مسلمان ثابت کرنے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔

7 زکوۃ کے روحانی اثرات

زکوۃ کے روحانی اثرات درج ذیل ہے۔

1- اطمینان قلب کا حصول

مادیت پرستی قلبی اطمینان کی تباہی کا باعث ہے زکوۃ کی ادائیگی سے جہاں مادیت پرستی کا خاتمہ ہوتا ہے وہاں ایک فرض کی ادائیگی ہو جاتی ہے یوں انسان قلبی و روحانی اطمینان محسوس کرتا ہے۔

2 تزکیہ نفس کا باعث

زکوۃ تزکیہ نفس کا باعث بنتا ہے۔ اپنے ہاتھ سے اور اپنی خوشی سے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے جب انسان اپنے مال میں سے زکوۃ ادا کرتا ہے تو اس سے مال کی محبت کم ہوتی ہے کیونکہ مال کی بے پناہ محبت انسان میں بہت سی برائیوں کو جنم دیتی ہے۔

3- جذبہ محبت کا فروغ

زکوۃ ادا کرنے سے مسلمانوں میں جذبہ محبت کو(؟) پیدا ہوتا ہے کیونکہ زکوۃ ادا کرنے سے انسان اللہ تعالی اور مخلوق دونوں سے اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے۔ اور انسانوں کے لیے اپنی محبت کا عملی مظاہرہ کرتا ہے۔

4 اللہ تعالی کی خوشنودی کا سبب

زکوۃ ادا کرنے سے اللہ تعالی کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے جس کا اجر اللہ تعالی دنیا اور آخرت دونوں میں دے گا۔

ارشادِ باری تعالی ہے کہ

ترجمہ:

"جو نماز قائم کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرتے ہیں وہی لوگ سچے مومن ہیں اور ان کے لیے ان کے رب کے نزدیک مغفرت، درجات، اور بہترین رزق ہے۔"

(الانفال ، 8، 4)

7 زکوۃ کے نظام سے غربت کا خاتمہ اور معاشی ترقی

زکوۃ کے نظام (میں) سے غربت کا خاتمہ ہوتا ہے اور معاشرے میں معاشی ترقی ممکن ہو جاتی ہے۔

۱- **دولت کی گردش**

کسی بھی ملک کی معاشی ترقی کے لئے سب ضروری ہے کہ دولت مندوں کے پاس دولت منجمد نہ رہے بلکہ معاشرے میں پھیل کر گردش میں آئے زکوٰۃ کے ذریعے (2½) فیصد مال داروں کی تجوریوں سے نکل کر معاشرے میں گردش میں آتی ہے۔

۲ **چند ہاتھوں میں ارتکاز دولت میں کمی**

اگر دولت چند ہاتھوں میں مرتکز ہو جائے جیسا کہ جاگیرداری اور سرمایہ داری نظام میں ہوتا ہے تو اس سے مالدار اور نادار طبقوں کے درمیان تضاد پیدا ہوتا ہے اس لئے اسلام زکوٰۃ کے ذریعے چند لوگوں کے ہاتھوں میں ارتکاز دولت کا روادار نہیں ہے۔

۳- **طبقاتی کشمکش میں کمی**

اگر امراء غریب و نادار لوگوں کے ساتھ بے حسی اور لاپرواہی کا مظاہرہ کرے تو غریب لوگوں کے دلوں میں ان کے لئے نفرت پیدا ہو جاتی ہے اس لئے زکوٰۃ کے نظام میں کیونکہ امراء غریبوں کی خبرگیری رکھتی ہے اور ان کو مال فراہم کرتی ہے جس سے معاشرے میں خوشحالی آئے گی اور معاشرے سے غربت کا خاتمہ ممکن ہو جاتا ہے۔ معاشرے کے افراد امن و سکون کی زندگی بسر کرتے ہیں ملک میں سکون کی فضا ہی معاشرے کی ترقی کا باعث بنتی ہے۔

خلاصہ بحث:

ضرورت اس امر کی ہے کہ زکوۃ کے نظام سے دولت امیروں سے اکٹھا کر کے غریبوں میں تقسیم کیا جائے آج دنیا جس معاشی ابتری کا شکار ہے اس کی بڑی وجہ سودی معیشت، سرمایہ داری کا نظام تجارت کے ذریعے پیسے اکٹھا کرنے کی خواہش ہے زکوۃ کے نظام سے جہاں اجتماعی برائیاں ختم ہوں گی وہاں ایک خوشحال اور ترقی یافتہ معاشرے کا قیام ہوگا۔